السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہاد میں شریک ہونے کےلئے والدین کی اجازت کا شرعی طور پر کیا مسئلہ ہے کتاب وسنت کی رو سے واضح کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاد میں شرکت کےلئے والدین کی اجازت کے متعلق دو طرح کی احادیث موجود ہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: پھر انہیں میں جہاد کرو۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد)

اسی طرح عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے پوچھا سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز اس نے کہا پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد کرنا تو اس نے کہا میرے والدین ہیں آپ نے فرمایا میں تجھے والدین کے ساتھ خیر کا حکم دیتا ہوں اس نے کہا " والذی بعثک بالحق لاجاہدن ولاترکنہما قال فأنت أعلم " اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں ضرور جہاد کروں گا اور انہیں ضرور چھوڑ کر جاؤں گا آپ نے فرمایا پھر تو بہتر جانتا ہے۔ (ابن حبان 4/11)

اہل علم نے ان دونوں احادیث کے متعلق دو قسم کی توجیہ بیان کی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں دونوں احادیث میں موافقت کرتے ہوئے یہ صورت نکلتی ہے کہ فرض عین جہاد پر محمول ہے۔ یعنی جب جہاد فرض عین ہو تو والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ (فتح الباری 6/141)

دوسری توجیہ یہ ہے کہ والدین کی اجازت والے مسئلہ کو امام یا شرع کے مکلف آدمی کے سپرد کر دیا جائے اب دونوں صورتوں میں مصلحت جس کا تقاضا کرے اسے مقدم کرنا واجب ہے۔ انصار و مہاجرین جہاد کرتے تھے اور (ہم نے ذخیرہ احادیث میں سے کسی بھی حدیث میں نہیں دیکھا کہ وہ ہر غزوے میں والدین کی اجازت کا التزام کرتے ہوں۔ (کتاب الروضۃ الندیہ 2/333 ط جدید محقق 2/719

ہمارے نزدیک یہ دوسری توجیہ زیادہ وزنی ہے اس لئے کہ دونوں احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ صحابہ کرام نے اپنے آپ کو جہاد کےلئے اپنے امام اور قائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش کیا آپ نے ان کا فیصلہ کیا اور ابن حبان کی صحیح حدیث کے مطابق بات یہ ہے کہ جب مجاہد صحابی نے والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جانے کا عزم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا یا منع نہیں کیا بلکہ معاملہ اس کے سپرد کر دیا اور فرمایا تو اپنی حالت کو بہتر جانتا ہے۔ اسی لئے اگر کوئی شرع کا مکلف آدمی اپنے گھریلو حالات کو دیکھ کر خود فیصلہ کر لے کہ وہ جہاد پر جانا چاہتا ہے تو والدین کی اجازت کے بغیر بھی جا سکتا ہے۔

کیا طالبان کسی غیر مسلم ملک سے مدد لیتے ہیں۔۔۔؟

نوٹ: مولانا مبشر احمد ربانی نے ایک سوال کے جواب میں جو مفصل جواب تحریر کیا ہے وہ موجودہ حالات میں اس موقف کی بھی تائید کرتا ہے کہ افغانستان کی موجودہ امارت اسلامی برطانیہ اور امریکہ کی دہشت گردی اور جارحیت کے خلاف چین، روس، کوریا یا کسی دوسرے غیر مسلم ملک سے مدد لے سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روس کے خلاف جنگ کے دوران افغانستان کے مجاہدین نے امریکہ اور یورپ (کا جو تعاون حاصل کیا تھا وہ درست، صحیح اور بر وقت تھا۔ (مدیر غزوہ ٹائمز

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب الجہاد، صفحہ: 281

محدث فتویٰ